ایسے ہیں جن میں تبدیلی آنے ہونے پر ملت کے اکابر و عوام نے احتجاج کیا اور اس کا ریکارڈ موجود ہے۔

افسوس ہے کہ جگہ کی قلت کی وجہ سے تفصیلی بحث کرنا ممکن نہیں۔ یہ اشارات میرے مطالعہ کا ماحصل ہیں۔

مغربی فلسفہ تعلیم کا تنقیدی جائزہ از پروفیسر سید محمد سلیم۔ ناشر: ادارۂ تعلیمی تحقیق تنظیم اساتذہ، پاکستان۔ پتہ: ۸ ۔ اے ذیلدار پارک اچھرہ، لاہور۔ صفحات: ۲۴۰۔ قیمت: -/۱۲ روپے

پروفیسر سید محمد سلیم کے علم و فضل کی خوشبو تو ہمیشہ پہنچتی رہی، مگر ان کی ۔۔ ایک کتابیں خصوصاً زیر نظر کتاب دیکھنے کے بعد مطالعہ و تحقیق کی ان وسعتوں کا علم حاصل ہوا جو سلیم صاحب کو حاصل ہیں۔ پھر ان کا "کمالِ اجمال" قابلِ داد ہے۔ لمبی چوڑی عبارتوں کے بجائے ایک ایک دو دو فقروں میں بڑے بڑے قصے نمٹا دیتے ہیں۔

یہ مختصر سی کتاب اتنا زیادہ بتاتی ہے کہ اوّل تو ایسی دوسری کتاب کہیں نہ ملے گی اور ملے بھی تو ایک گھونٹ پانی کے لیے پہاڑ کھودنا ہوگا۔ پروفیسر صاحب نے کتابوں کا پہاڑ کھود کر کاسۂ کاغذ میں سمندر بھر دیا ہے۔ خصوصاً تیسرے باب میں (۱۵۰۰ء تا ۱۹۰۰ء) لادینی نظریہ کی فتوحات کے عنوان سے سولہ نکات میں مغرب میں لادینی نظامِ فکر کے جزیہ بجز ارتقاء کا خلاصہ پیش کر دیا ہے۔ پھر اس فکر سے جو تبدیلیاں عالمِ افکار، عالمِ معاشرت اور عالمِ ادبیات ظہور میں آئے۔ ان کے خد و خال بھی "نکتہ بہ نکتہ، مُو بمُو" بیان کیے ہیں۔ پھر جدید مغرب کی ان امیدوں اور دعووں کا ذکر ہے جو نظامِ فکر سے پیدا ہوئے۔ آخر میں نتائج ہیں۔ چوتھا باب بھی اسی بحث کا پھیلاؤ ہے۔ پانچویں باب میں لادینی نظریات کو تزلزل کی زد میں دکھایا گیا ہے۔ چھٹے باب میں بتایا گیا ہے کہ لادینی تحریک نے تعلیم گاہوں میں گھس کر کس طرح کام شروع کیا۔ پھر تعلیمی اقدار پر اور مقاصدِ تعلیم پر بحثیں ہیں۔ اس طرح مغربی فلسفۂ تعلیم کا جائزہ مکمل ہو جاتا ہے۔

کتاب میں حسب ضرورت حوالے اور حاشیے درج ہیں۔ آخر میں کتب استفادہ کی فہرست ہے۔ اعلیٰ درجے کی تحقیقی کتاب ہے جسے پڑھتے ہوئے لطف محسوس ہوتا ہے۔ نیز اندازہ ہوتا ہے